Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۳۹
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر
قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲ شعبان ۱۳۹۵ھ ٭ ۱۱ ظہور ۱۳۵۴ ہش ٭ ۱۱ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۸۳

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب خاص توجّہ سے دُعائیں جاری رکھیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) و دیگر ارکانِ قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور طبّی معائنہ اور علاج کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ التزاماً دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور حضور بخیریت اس سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ ظہور۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔
ٹانگوں میں شدید درد ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار خاکسار نے اپنی پوتی عزیزہ صادقہ بشریٰ بنت قاضی خلیل احمد صاحب کا نکاح بر مکان قاضی خلیل احمد صاحب جناح کالونی اچھرہ لاہور عزیزم عبد الہادی خان صاحب ابن مکرم عبد الرشید خان صاحب ساکن کرشن نگر لاہور سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم عبد الہادی خان صاحب مکرم عبد المجید خان صاحب آف ویرووال حال ربوہ کے پوتے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح بابرکت کرے۔

(قاضی محمد نذیر ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

۲۹۔ جولائی ۱۹۷۵ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر سیّد سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس سی۔ پی ایچ ڈی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نعمان احمد نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو بھی صالح عمر دے اور اسے خادم دین بنا کر صاحب اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کیلئے ضروری ہے کہ اُسوقت تک دُعا کرتا رہے جبتک خدا تعالیٰ اُسکے دل میں یقین نہ بھر دے

کوئی شخص کبھی دُعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا تاوقتیکہ وہ صبر میں حد نہ کر دے

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ انسان اُس وقت تک دُعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور اَنَا الْحَق کی آواز اُس کو نہ آجاوے۔ اِس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات اور تکلیفیں ہیں مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقامِ صبر ٭ آرے شود ولیک بخونِ جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے آخر وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سُن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے پس اس کو وہ بدلتا نہیں۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔

میں ان باتوں کو کبھی مان نہیں سکتا اور درحقیقت یہ جھوٹے قصے اور فرضی کہانیاں ہیں کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور قرآن شریف کے خلاف ہے اس لئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

ہر ایک امر کے فیصلہ کے لئے معیار قرآن ہے۔ دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیارے بیٹے یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے الگ ہو گئے تو آپ چالیس برس تک ان کیلئے دعائیں کرتے رہے۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۱ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۱۱ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان مومن کی عزیز ترین متاع ہے

ایک حقیقی مومن کے لئے اس کی سب سے عزیز متاع اور قیمتی موتی ایمان ہے وہ ہر نقصان برداشت کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ ہر ابتلاء اور ہر مشکل کو جھیلنے پر آمادہ ہوگا۔ لیکن اپنے ایمان پر ہرگز آنچ نہیں آنے دیگا۔ ایمان کے مقابلہ میں دنیا جہان کی دولت اور ہر طرح کا اقتدار و اختیار اس کی نظر میں ہیچ ہوتا ہے بلکہ پر پشہ کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتا کیونکہ وہ ایمان کو ہی اپنی اصل دولت سمجھتا ہے اور اس کا ایمان محض سُنی سُنائی باتوں پر مشتمل نہیں ہوتا نہ اس کا ورثہ اور نسل سے کوئی تعلق ہوتا ہے وہ تو پوری معرفت اور کامل بصیرت اور زندہ یقین کے ساتھ ایمان پر قائم ہوتا ہے۔ اس کی عقل، اس کا ذہن، اس کا مشاہدہ اور سب سے بڑھ کر اس کا دل ایمان ہاں پختہ اور ناقابلِ تسخیر ایمان پر ایک مستحکم چٹان کی طرح قائم ہوتا ہے اس لئے زمانہ کے حوادث، مشکلات کے مہیب طوفان اور ابتلاؤں کی تیز و تند آندھیاں بھی اس کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتیں بلکہ یہ چیزیں اس کے ایمان کو اور بھی مضبوط اور پختہ کرنے کا موجب بنتی ہیں کیونکہ عین اس وقت جبکہ دنیا اسے بے یار و مددگار تصور کرتی ہے اور سمجھتی ہے کہ یہ مشکلات و مصائب کے سمندر کی طوفان خیز موجوں میں ڈوبا کہ ڈوبا۔ وہ اپنے تئیں اپنے خدا کی گود اور حفاظت میں پاتا ہے اور نہایت اطمینان اور سکینت سے ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنوں کی اسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حقیقی ایمان کی بدولت

"ان کے چہروں پر محبتِ الٰہی کا نور چمکتا ہے، ان کے در و دیوار پر خدا کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے وہ پیارے بچہ کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں ۔۔ خدا عجیب طور پر اُن کی دعائیں سُنتا ہے اور عجیب طور پر اُن کی قبولیت ظاہر کرتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ذو الجلال کا خیمہ ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ایک رعب خدائی ان کو عطا کیا جاتا ہے اور شاہانہ استغناء ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے وہ دنیا اور اہل دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں فقط ایک کو جانتے ہیں اور اسی ایک کے خوف کے نیچے ہر دم گداز ہوتے رہتے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۹)

ایک اور جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی مومن کی خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس کی پیشانی کو ایک نُور عطا کیا جاتا ہے جو بجز عشاق الٰہی کے اور کسی کو نہیں دیا جاتا اور بعض خاص وقتوں میں وہ نور ایسا چمکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ وہ ستائے جاتے اور نصرت الٰہی حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸)

ایمان کا ابتدائی درجہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر۔ اس کے فرشتوں پر۔ اس کی کتابوں پہ اور اس کے تمام رسولوں پر یقین رکھے۔ یوم آخر کو مانے اور خیر و شر کی تقدیر اور اس کے صحیح انداز سے پر یقین رکھے۔ (ترمذی کتاب الایمان)

لیکن آگے اس یقین کے پھر مختلف مدارج ہیں۔ انسان کا اصل کمال یہ ہے کہ وہ ایمان کے ابتدائی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد پھر یقین کے اس درجۂ کمال کو حاصل کرے جسے پانے کے بعد دنیا اور اس کے مصائب و آلام انسان کی نظر میں دولت ایمان کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتے ہیں۔

بلاشبہ ایمان میں غیب کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"نبیوں کے طریق کا اصل اعظم یہ ہے کہ ایمان کا ثواب تب مترتب اور بار آور ہوگا جب غیب کی باتوں کو غیب ہی کی صورت میں قبول کیا جائے اور ظاہری حواس کی کھلی کھلی شہادتیں یا دلائل ہندسیہ کے سے یقینی اور قطعی ثبوت طلب نہ کئے جائیں۔ اسی بات کا نام ایمان ہے اور اسی ایمان پر فیضِ الٰہی کا دروازہ کھلتا ہے۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۵)

لیکن غیب کے اس عنصر کے باوجود جب انسان اپنے ایمان و عرفان میں۔ اپنی قربانیوں، عبادتوں اور دعاؤں کے ذریعہ سے ترقی کرتا ہے تو پھر اس پر ایک ایسا وقت آجاتا ہے جبکہ

"خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہو کر اور آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر درجۂ ایمان سے درجۂ عین الیقین تک اس کو پہنچا دیتا ہے مگر یہ سب کچھ بعد استقامت و مجاہدات و ریاضات و تزکیہ و تصفیہ نفس ملتا ہے۔"

جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ ایمان کے اس درجۂ کمال کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حد درجہ قیمتی اور زریں نصیحت پر عمل کرنے والا ہو کہ:-

"حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکا نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں، قرآن شریف پڑھتا ہوں، شرک سے بیزار ہوں، نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشی کا اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اِس دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے مُنہ کو اُس کی تمام قولوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۴)

"بھائیو! یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان امور مخفیہ سے وابستہ ہے اگر حقائق اشیاء مستور نہ ہوتیں تو ایمان نہ ہوتا اور اگر ایمان نہ ہوتا تو نجات کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔ سو اٹھو! ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ ۔ ۔ ۔ اے ایمان کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں، کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں سبحان اللہ! کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۳)

"اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت روح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے آستانہ میں پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمان کامل کا مزا ہمّ و غم کے دنوں میں ہی آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرک اور بدعت کے خلاف اسلامی تعلیم

مکرم مولوی محمد انیس الرحمن صاحب شاہد مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں توحید خالص کے قیام پر بار بار زور دیا ہے۔ اس نے شرک و بدعت سے کلی اجتناب کی تاکید فرمائی ہے لیکن اس زمانہ میں اس پاک تعلیم کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ گئی اور انہوں نے توحید خالص کو چھوڑ شرک و بدعت کو اپنا لیا۔ کہیں مُردوں کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جاتا ہے کہیں قبروں پر چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں اور ان پر سجدے کئے جاتے ہیں۔ اور کہیں اور طرح سے توحید خالص کی بجائے شرک و بدعت کو اپنا لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان خیالات و افعال کی تردید کرتا ہے اور فرماتا ہے۔

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ...... إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔

(اعراف ع ۲۴)

ترجمہ: کیا وہ ان کو خدا کا شریک قرار دیتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور وہ ان شرک کرنے والوں کی مدد کرنے کی ذرا بھی طاقت نہیں رکھتے اور نہ اپنی جانوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو تم خدا کے سوا بلاتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں پس تم انہیں بلا کر دیکھو اور اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری پکار کا جواب دے کر دکھا دیں۔

سورہ یونس میں وارد ہے کہ

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۔ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

(یونس ع ۲)

ترجمہ: یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیتی ہے اور نہ نفع پہنچاتی ہے اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے معبود اللہ کے حضور میں ہمارے شفیع ہیں تو انہیں کہدے کہ کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جس کے متعلق کہ آسمانوں میں پائے جانے کا اسے علم ہے اور نہ ہی زمین میں نہیں۔ اس کے وجود کا پتہ ہے وہ پاک ہے اور اُن کے شریک ٹھہرانے سے بالاتر ہے۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر ہم بعض بزرگوں کے مزاروں پر جاتے ہیں اور ان سے دعائیں کرتے ہیں تو اسلئے نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں بلکہ ایسا کرنے سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری سفارش کریں گویا وہ انہیں اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۔ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

(الزمر ع ۱)

ترجمہ: اور جو لوگ اس کے سوا اور ہستیوں کو دوست بناتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ خیالات ان کے حقیقت پر مبنی نہیں بلکہ وہ محض وہم کے شکار ہو چکے ہیں۔ وہ ڈھکوسلوں اور تخمینوں سے کام لیتے ہیں جیسا کہ فرمایا۔

إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ

(یونس ع ۷)

ترجمہ: حق یہ ہے کہ یہ لوگ صرف اپنے وہم کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف تخمینوں اور ڈھکوسلوں سے کام لیتے ہیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے امت مسلمہ کو یہ تعلیم دی کہ

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۔ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۔ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۔ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(یونس ع ۱۱)

تو اللہ کے سوا کسی چیز کو جو تجھے نہ کوئی نفع پہنچاتی ہے اور نہ کوئی نقصان پہنچاتی ہے نہ پکار۔ اور اگر تو نے ایسا کیا تو اس صورت میں تو یقیناً ظالموں میں شمار ہوگا اور اللہ اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی بھی اسے دور کرنے والا نہیں ہو سکتا اور اگر وہ تیرے لئے کوئی بہتری چاہے تو اس کے فضل کو روکنے والا بھی قطعاً کوئی نہیں ہو سکتا وہ اپنے بندوں میں سے جسے پسند کرتا ہے اُسے اپنا فضل پہنچا دیتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

احادیث نبویہ میں بھی شرک و بدعت کے سلسلہ میں وعید آئی ہے مثلاً قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے متعلق حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

(بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں فرمایا اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا پھر اپنی امت کو اس بدعت سے منع کیا اور فرمایا تم یہود اور نصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرنا۔ اور قبروں پر بطور مجاور بیٹھنے اور ان پر نماز پڑھنے سے پرہیز کرنا چنانچہ حضرت مرثد غنوی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا۔

(مسلم)

ترجمہ: تم قبروں پر مت بیٹھو اور ان کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو۔ آپ نے ایسا کرنے والوں کے لئے خدائی وعید کا ذکر فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

لَعَنَ اللَّهُ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

(ترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور ان پر مساجد بنانے اور دیئے جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنائیو کہ لوگ اس کی پوجا کریں۔ کیونکہ تیرا غضب شدید ان لوگوں پر ہوا ہے۔ جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنایا آپ فرماتے ہیں۔

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی قَوْمٍ
اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ
الْمَسَاجِدَ

ترجمہ: اے اللہ میری قبر کو ایسا بُت نہ بنانا جس کی عبادت کی جائے کیونکہ تیرا غضب شدید ایسی قوم پر ہوا ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد بنا لیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دوبارہ احیاء اور رائج الوقت مشرکانہ اعمال و عقائد کی اصلاح اور بدعات کو مٹانے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے آپ اپنی غرض بعثت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جو ایک خدا کے ماننے والے تھے وہ اب ایک مردہ کو خدا سمجھتے ہیں اور ان خداؤں کا کوئی شمار نہیں جو مردہ پرستوں اور مزار پرستوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت اور صورت میں خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا ہے کہ ان مصنوعی خداؤں کی خدائی کو خاک میں ملایا جائے۔ زندوں اور مُردوں میں ایک امتیاز قائم کر کے دنیا کو حقیقی خدا کے سامنے سجدہ کرایا جائے اسی غرض کے لئے اس نے مجھے بھیجا ہے اور اپنے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بدرسومات کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے:-

"ہماری جماعت کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ توحید خالص کو اپنے نفسوں میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی قائم کریں اور شرک کی کھڑکیوں کو بند کر دیں ہمارے گھروں میں صرف توحید کے دروازے ہی کھلے رہیں اور شرک کی سب راہوں کو ہم کلیتہً چھوڑ دیں اور توحید کی راہوں پر بشاشت کے ساتھ چلنے لگیں ہم بھی ہمارے بھائی بھی اور بنی نوع انسان کے رشتہ سے جو ہمارے بھائی ہیں وہ بھی اس توحید خالص کی تعلیم پر قائم ہو جائیں۔

توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر بدعت اور بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے ہمارے معاشرہ میں خاص طور پر اور دنیا کے مسلمانوں میں عام طور پر سینکڑوں شاید ہزاروں بدرسمیں داخل ہو چکی ہیں۔ احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں ...... رسوم تو دنیا میں بہت سی پھیلی ہوئی ہیں ۔ لیکن اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑا ہو کر ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ میں آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے پس آج میں اس مختصر خطبہ میں ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور بدرسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب میرے اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پر بند کر دیں گے۔ دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ اور جدوجہد کے ذریعہ اور حقیقۃً جو جہاد کے معنے ہیں اس جہاد کے ذریعہ اور صرف اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ ہمارے گھروں میں قائم ہو ہمارے دلوں میں قائم ہو۔ ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو اور اس غرض سے کہ شیطان کیلئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی آپکو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔" (خطبہ جمعہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

اصلاح نفس کا ایک بہت بڑا ذریعہ
مرکزی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع امسال ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء ۱۳۵۰ ہش (اکتوبر) ربوہ میں منعقد ہوگا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کی اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۳ء)

خدام اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجاویز شوریٰ خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا ایک اہم پروگرام مجلس شوریٰ ہے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز جلد بھجوائیں۔ تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

مرکز کی طرف سے تمام مجالس انصار اللہ کو یہ ایک ضروری ہدایت ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری مطبوعہ رپورٹ فارم پر درج کر کے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں۔ مگر بعض مجالس کی طرف سے رپورٹیں باقاعدگی سے نہیں مل رہیں۔ پس تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ماہانہ رپورٹیں بھجوانے میں باقاعدگی اختیار کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۲۱۵۵

میں نظام الدین ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم ارائیں عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دوکان ایک عدد واقع کارخانہ بازار نمبر P/65 قیمت -/۴۰,۰۰۰ روپے۔

۲۔ مکان ایک عدد جس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے واقع منٹگمری بازار قیمتی -/۱۵,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ماہوار آمد بصورت کرایہ دوکان ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری نظام الدین مکان P-137 گلی ۲ منٹگمری بازار لائلپور۔

گواہ شد۔ عطاء حسین شاہ وصیت ۱۱۱۵۲ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور۔

گواہ شد۔ غلام احمد وصیت ۱۶۹۸۲ صدر موصیان لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۵۶

میں محمد یونس بھٹی ولد چوہدری غلام رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ اراضی چھ کنال چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور مالیتی -/۸۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد یونس بھٹی گلی ۳۵ مکان ۸ محلہ عبد اللہ پور۔ لائلپور شہر۔

گواہ شد۔ غلام احمد صدر موصیان لائلپور شہر۔ وصیت ۱۶۹۸۲

گواہ شد۔ عطاء حسین شاہ وصیت ۱۱۱۵۲ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۵۷

میں صفیہ بیگم زوجہ محمد یونس بھٹی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی و نقری ۲ تولہ مالیتی -/۲۰۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صفیہ بیگم زوجہ محمد یونس بھٹی صاحب گلی ۳۵ مکان ۸ محلہ عبد اللہ پورہ لائلپور شہر۔

گواہ شد۔ غلام احمد صدر موصیان وصیت ۱۶۹۸۲ لائلپور شہر۔

گواہ شد۔ عطاء حسین شاہ وصیت ۱۱۱۵۲ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۱۵۸

میں عالم بی بی بیوہ چوہدری حسن دین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۹۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ اراضی ایک ایکڑ مربعہ ۲۲ کھیت ۲۴ قیمتی تقریباً -/۷۰۰۰ روپیہ

۲۔ حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں جو -/۳۲ روپے تھا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عالم بی بی بیوہ حسن دین صاحب مرحوم راجپوت ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ نصیر احمد (پسر موصیہ) ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ رحمت اللہ ولد برکت علی صاحب۔ وصیت ۶۱۹۲ - ۶۹ ر ب ضلع لائلپور۔

(باقی)

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہ اگست کا ماہنامہ خالد مؤرخہ ۵ اگست کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ ایجنٹ و خریدار صاحبان مطلع رہیں۔ نیز اگر کسی خریدار کو پرچہ نہ ملے تو خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر خالد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم برادرم شیخ افتخار احمد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے والد محترم شیخ امیر احمد صاحب کچھ دنوں سے کمر درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے آپ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد خالد مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان)

۲۔ میری اہلیہ موٹر سائیکل سے گرنے اور سر میں چوٹ آنے کی وجہ سے دماغی عدم توازن کا شکار ہو کر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک ہفتہ سے داخل ہے۔ شیر خوار بچی بالخصوص اور دوسرے بچے بالعموم بے حد پریشان ہیں۔ میں خود بھی شب و روز کی تیمارداری کی وجہ سے بے حد پریشان ہوں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی گزارش ہے تاکہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہمیں ہماری قابل رشک ازدواجی زندگی لوٹا دے۔ آمین۔ (فضل الرحمٰن نعیم ایم۔ اے لاہور۔ حال ربوہ)

۳۔ بندہ عرصہ قریباً دو ماہ سے بوجہ خرابی معدہ بیمار ہے۔ تمام احمدی بھائیوں سے التماس ہے کہ بندہ اس بیماری سے شفایابی کی دعا فرمائیں۔

(حکیم برکت اللہ اف سانگلہ ہل حال بنگلہ نہر منڈی تاندلیانوالہ)

۴۔ جملہ احباب سے دردمندانہ طور سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری لیبارٹری اور دکان کے کاروبار میں برکت ڈالے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(حوالدار محمد شفیع از لائلپور۔ اسلام نگر)

۵۔ خاکسار گزشتہ ماہ سے بخار میں مبتلا چلا آ رہا ہے۔ دائیں طرف سینہ میں درد رہتا ہے اور نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(خاکسار ماسٹر امیر عالم غلہ منڈی ریلوے روڈ شیخوپورہ)

۶۔ خاکسار کی اہلیہ دمہ کی مریضہ ہے۔ دونوں ٹانگوں میں اعصابی دردوں کی بھی شدید تکلیف ہے۔ خاکسار خود بھی ایک طویل عرصہ سے جوڑوں کے دردوں کی وجہ سے بیمار رہتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں صحت کاملہ عاجلہ اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(محمد یعقوب بھیروی۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی۔ راولپنڈی)

۷۔ میرے بڑے ماموں مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب چک ۱۵۱ P.O ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ کو دو تین ماہ سے کولہے میں شدید درد ہوتا ہے جس کے باعث جسم میں کافی کمزوری ہے۔ ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد سلیم احمد جاوید چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر (سندھ))

قائدین مجالس! کیا آپ کی مجلس اپنا تدریجی بجٹ پورا کر چکی ہے؟ (مہتمم مال)

سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہوگیا

قرآن مجید کے متعلق مستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ ..... لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۳۳ (پ ۱۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"(۳) تیسری حکمت تھوڑا تھوڑا نازل کرنے میں یہ ہے کہ ایک ہی دفعہ سارا قرآن نازل ہونے کی وجہ سے وہ لوگوں کے قلوب میں اچھی طرح راسخ نہیں ہوسکتا تھا۔ اب ایک ہندو جب مسلمان ہوتا ہے تو اسے اسلامی احکام پر عمل کرنے والے مسلمان نظر آتے ہیں اسلئے وہ گھبراتا نہیں اور ان احکام پر عمل کرنا بوجھ نہیں سمجھتا لیکن اگر کسی کو کوئی کتاب رکھ کر دے دی جائے کہ اس پر عمل کرو اور کوئی نمونہ اس کے سامنے موجود نہ ہو تو وہ سو سال میں بھی اس پر عمل کرنا نہیں سیکھ سکتا۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کو قلوب میں راسخ کرنے کے لئے ضروری تھا کہ اسے آہستہ آہستہ نازل کیا جاتا۔ ایک حکم پر جب لوگ عمل کرنا سیکھ جاتے تو دوسرا نازل ہوتا۔ دوسرے حکم پر عمل کرنا سیکھ جاتے تو تیسرا نازل ہوتا اور اس طرح سارے احکام پر عمل کرایا جاتا۔

(۴) اگر ایک ہی وقت میں سارا قرآن نازل ہوتا تو اس کی ترتیب وہی رکھنی پڑتی جو اب ہے لیکن یہ ترتیب اس وقت رکھی جاتی تو خطرناک ہوتی جس طرح ہمارے لئے اب وہ ترتیب خطرناک ہے جس کے مطابق قرآن نازل ہوا تھا۔ اگر نمازوں اور روزوں وغیرہ کے احکام شروع میں ہوتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت نہ ہوچکی ہوتی تو وہ سمجھ میں ہی نہ آتے۔ اس کے لئے پہلے اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت کرنے کی ضرورت تھی اور یہ بتانا ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور وہ ایک ہی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں۔ اس کے بعد عمل کی دعوت کا موقعہ تھا جس کے لئے احکام سکھلائے جاتے تھے۔ اب یہ ترتیب ضروری نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ماننے والی ایک بڑی بھاری جماعت موجود ہے۔ اب جو شخص بھی اسلام میں داخل ہوتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی خوبیوں سے واقف ہو کر آتا ہے اس لئے اس کے لئے قرآن کریم کی اسی ترتیب کی ضرورت ہے جو اب ہے۔ پس قرآن کے ایک ہی دفعہ نازل ہونے سے یہ نقص پیش آتا کہ اس کی موجودہ ترتیب اس زمانہ کے لوگوں کو سمجھ میں ہی نہ آسکتی۔ مثلاً اگر سورۃ بقرہ شروع میں ہی نازل ہو جاتی تو ذٰلِكَ الْكِتٰبُ کو کون مسلمان سمجھ سکتا۔ وہ تو یہ الفاظ سن کر حیران ہو جاتا اور کہتا کہ کتاب تو کوئی ہے ہی نہیں پھر اس میں کس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو ہر مسلمان اس وقت سمجھ سکتا تھا جس طرح آج ذٰلِكَ الْكِتٰبُ کو ہر مسلمان سمجھتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ایک کامل کتاب اس کے سامنے موجود ہے۔

(۵) اگر ایک ہی دفعہ سارا قرآن نازل ہو جاتا تو ایک حصہ میں دوسرے حصہ کی طرف اشارہ نہیں ہو سکتا تھا مثلاً قرآن کریم میں پیشگوئی تھی کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں کے نرغہ سے بچا کر صحیح و سلامت لے جائیں گے۔ اگر ایک ہی دفعہ سارا قرآن نازل ہو جاتا تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ لے جایا گیا تھا اس وقت یہ نہ کہا جا سکتا کہ دیکھو اسے ہم دشمنوں کے نرغہ سے بچا کر لے آئے ہیں۔ یہ اسی صورت میں کہا جا سکتا تھا جب پہلے ایک حصہ نازل ہوتا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح و سلامت لیجانے کی پیشگوئی ہوتی اور جب پیشگوئی پوری ہو جاتی تو اس وقت وہ حصہ اترتا جس میں اس کے پورا ہونے کی طرف اشارہ ہوتا۔

(۶) میرے نزدیک ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اگر قرآن کریم اکٹھا نازل ہو جاتا تو مخالفین یہ کہہ سکتے تھے کہ کسی نے بنا کر یہ کتاب دے دی ہے۔ اب کچھ حصہ مکہ میں نازل ہوا کچھ مدینہ میں۔ مکہ والے اگر کہیں کہ کوئی شخص بنا کر دے جاتا ہے تو مدینہ میں کون بنا کر دیتا تھا۔ پھر قرآن سفر میں بھی نازل ہوا اور حضر میں بھی نازل ہوا مجلس میں بھی نازل ہوا اور علیحدگی میں بھی نازل ہوا دن کے اوقات میں بھی نازل ہوا اور رات کی تاریکیوں میں بھی نازل ہوا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے لئے یہ اعتراض کرنا غلط کر دیا کہ قرآن کریم کے بنانے میں دوسرے لوگوں کا ہاتھ ہے۔ اگر اکٹھی کتاب نازل ہوتی تو کہا جا سکتا کہ کوئی شخص کتاب بنا کر دے گیا ہے جسے سنا دیا جاتا ہے مگر جب ہر موقعہ اور محل کے مطابق آیات اترتی رہیں تو کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ ہر موقعہ پر کوئی شخص آیت بنا کر آپ کو دے دیتا ہے۔ پس قرآن کریم کا آہستہ آہستہ نازل ہونا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تثبیت فؤاد کا موجب ہوا اور ہر دن جو آپ پر چڑھا اس نے آپ کے ایمان اور عرفان کو اور بھی بڑھا دیا۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم حصہ دوم صفحہ ۷۷-۷۸)

جامعہ نصرت برائے خواتین (ڈگری کالج) ربوہ

نوٹس داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس (آرٹس و سائنس) مضامین میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۰ اگست ۱۹۷۵ء تک معہ کریکٹر سرٹیفیکیٹ اور تفصیلی نمبروں کے سرٹیفیکیٹ کے مطلوب ہیں۔ فارم داخلہ کالج آفس سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی بورڈ سے آنے والی طالبات اپنی درخواست کے ہمراہ مائیگریشن سرٹیفیکیٹ ضرور منسلک کریں۔

منتخب امیدوار طالبات کی فہرست ۲۱ اگست ۱۹۷۵ء کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائیگی۔ ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

ادائیگی فیس:- ۲۲؍ اگست تا ۲۷؍ اگست ۱۹۷۵ء

پرنسپل
جامعہ نصرت برائے خواتین
ربوہ

خالی آسامیاں

دو اسسٹنٹ ایک ایگریکلچرل انجینئرز پاکستان Meteorogical Deptt ایک Industries اور Cell میں ایک Economic Investigator ڈویژن اسلام آباد۔ تعلیمی معیار ایم اے (اکنامکس) تجارت کامرس۔ ایگریکلچرل اکنامکس۔ آخری تاریخ ۳۰ اگست ۱۹۷۵ء۔ درخواست فارم فیڈرل پبلک سروس کمیشن کراچی/لاہور/حیدرآباد/کوئٹہ/پشاور اور Establishment ڈویژن راولپنڈی سے حاصل کریں اور تمام یونیورسٹیوں سے بھی مل سکتے ہیں۔

مزید معلومات و کوائف وغیرہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ پاکستان ٹائمز مورخہ ۳-۸-۷۵ صفحہ ۲ کالم ۶-۷

(ناظر تعلیم)

نوٹس داخلہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی لاہور

(الیکٹریکل، مکینیکل، سول، ریڈیو الیکٹرانکس وغیرہ) Technologies

ڈپلومہ کورس کے داخلہ کے لئے آخری تاریخ ۱۷ اگست ۱۹۷۵ء ہے۔ امیدوار یکم ستمبر ۱۹۷۵ء کو ۱۵ سال سے کم یا ۲۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔

مزید تفصیلات پاکستان ٹائمز مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۵ء صفحہ ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

الفضل میں اشتہار دینا تجارت کی کامیابی ہے (مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴